بیوی کا دودھ پینے کا حکم

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا شوہر اپنی بیوی کا دودھ پی سکتا ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خاوند کےلیے بیوی سے کوئی بھی فائدہ اٹھانااوراس سے خوش طبعی کرنا جائز ہے، صرف دبر میں دخول (یعنی پاخانہ والی جگہ کا استعمال) اور حیض و نفاس کی حالت میں بیوی سے،جماع کرنا حرام ہے، اس کے علاوہ سب جائز ہے، خاوند جوچاہے کرسکتا ہے مثلاً بوس وکنار اور معانقہ اورچھونا اوراسے دیکھنا وغیرہ حتیٰ کہ اگروہ بیوی کے پستان سے دودھ پی لے تویہ بھی مباح استمتاع میں شامل ہوتا ہے، اوراس پر دودھ کے اثرانداز ہونے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ بڑے شخص کی رضاعت حرمت میں موثر نہیں ہے، بلکہ رضاعت تودوبرس کی عمرمیں موثر ہوتی ہے مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے: ''یجوز للزوج أن یستمتع من زوجتہ بجمیع جسدھا، ماعدا الدبر والجماع فی الحیض والنفاس والإحرام للحج والعمرة حتی یتحلل التحلل الکامل ویجوز للزوج أن یمص ثدي زوجتہ، ولایقع تحریم بوصول اللبن إلی المعدة'' (فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (19/351-352) "خاوند کےلیے اپنی بیوی کے سارے جسم سے فائدہ حاصل کرنا اوراس سے کھیلنا جائز ہے، صرف دبر (یعنی پاخانہ والی جگہ) اور حیض و نفاس میں،جماع کرنا، اورحج و عمرہ کے احرام کی حالت میں،جماع کرنا حرام ہے، حلال ہونے کے بعد کرسکتا ہے" خاوند کےلیے بیوی کا پستان چوسنا جائز ہے، اس کے معدہ میں دودھ جانے سے حرمت واقع نہیں ہوجائیگی "اور شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''رضاع الکبیر لایؤثر؛لأن الرضاع المؤثر ما کان خمس رضعات فأکثر فی الحولین قبل الفطام، وأما رضاع الکبیر فلایؤثر، وعلی ہذا فلو قدر أن أحداً رضع من زوجتہ أو شرب من لبنھا: فإنہ لایکون ابناً لھا'' (فتاوی إسلامیة" (3/338) "بڑے شخص کی رضاعت مؤثر نہیں؛ کیونکہ مؤثر رضاعت تو دودھ چھڑانے سے قبل دوبرس کی عمرمیں پانچ یااس سے زائد رضاعت دودھ پینا ہے، بڑے شخص کی رضاعت مؤثر نہیں ہوگی اس بنا پر اگر فرض کرلیا جائے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کا دودھ پی لے یااس کے پستان کوچوس لے تووہ اس طرح اس کا بیٹا نہیں بن جائے گا" ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ